Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۱۱ محرم ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۴ صلح ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمدللہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے ، عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

ٹانگ میں درد کی وجہ سے طبیعت بہت علیل ہے ۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

تجاویز برائے انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے احباب اپنی تجاویز ارسال کر کے ممنون فرمائیں ۔

(ناظر ضیافت)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت

غلبۂ اسلام کا عالمگیر منصوبہ (صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ) جماعت کے سامنے پیش کر کے اس کے لئے فنڈز مہیا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

" دُنیا یہ بھی دیکھے گی کہ جس دل میں اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت پائی جاتی ہے اور وہ شخص یا وہ جماعت جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو خیر کا منبع سمجھتی ہے اور کسی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اَور طرف توجہ نہیں کرتی (کسی اَور میں اپنا نفس بھی شامل ہے) وہ کبھی ناکام نہیں ہوتی ۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقین اور معرفت کے نتیجہ میں قوت اور شجاعت پیدا ہوتی ہے

یقین موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اِسی لئے شہادت کی موت سہل ہے

(۱) " یقین ایک ایسی شئے ہے جو انسان کو ایک قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے ۔ یقین معلومات سے بڑھتا ہے اور جب معلومات وسیع ہوں تو یقین کی قوت سے ایک ماتحت اپنے افسر کے سامنے اپنے مقصد کو بیان کرنے سے نہیں ڈرتا ۔ لیکن اگر معلومات کم ہوں تو یقین میں بھی ایک قسم کی کمزوری ہوگی اور پھر خواہ وہ افسر بھی ہو تو اسے بھی دبنا پڑتا ہے ۔ یہ صحیح بات ہے کہ زندگی اور طاقت تب پیدا ہوتی ہے جب پورا علم ہو ۔ اس وقت انسان اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالتا ہوا بھی پرواہ نہیں کرتا جیسے صحابہؓ جو یقین اور معرفت کے نُور سے بھر کر دل میں ایک قوت اور شجاعت رکھتے تھے وہ بادشاہوں کے سامنے کس دلیری سے جا بولے ۔ یقین ایسی چیز ہے جو موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اِسی لئے شہادت کی موت سہل اور آسان ہے ۔ اگر ایک سچے مسلمان کو قتل کی دھمکی دی جاوے تو وہ قتل اس کو سہل معلوم ہوگا ۔ یقین ایک روحانی مسکن ہے ۔ شہادت کی موت والا دُنیا اور طولِ امل کو طاق پر رکھ دیتا ہے ۔ غرض انسان کو یقین حاصل کرنا چاہئیے اس سے پہلے کہ وہ فلسفہ اور طبعیات میں ترقی کرے ۔

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں ✽ حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

جس نے حکمتِ ایمان نہیں پڑھی وہ مُردہ پوست ہی رہا ۔"

(۲) " جوں جوں انسان بُڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے ۔ یہ نفس کا دھوکہ اور سخت غلطی ہے جو موت کو دُور سمجھتا ہے ۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے ۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے ۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دِل تھے لیکن آخر عمر میں آ کر سخت ہو گئے ۔ ایسا کیوں ہوتا ہے ؟ نفس دھوکہ دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دُور ہے حالانکہ بہت قریب ہے ۔ موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۵ ، صفحہ ۲۹۶)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۴ر صلح ۱۳۵۵ ہش
۱۴ر جنوری ۱۹۷۶ء

اخلاق کے فقدان پر دنیا بھر میں چیخ و پکار

اسلام کا از سرِ نو احیاء اس امر پر موقوف ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے اس کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اسلامی اخلاق و آداب اور اسلامی معاشرہ کا درخشندہ و تابندہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور اسلام کا دنیا میں از سرِ نو غالب آنا اس امر سے وابستہ ہے کہ اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے والے دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچا کر انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنائیں اور انہیں بھی اسلامی تعلیم پر عمل پیرا کرا کے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے کا وسیلہ ثابت ہوں۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نصائح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے حاصل ہونے والی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے پہلے اپنے متبعین کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کی اور اس طرح انہیں اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق و آداب کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل بنایا اور پھر ان میں اشاعتِ اسلام کی کبھی نہ مٹنے والی لگن پیدا کر کے انہیں نسلاً بعد نسلٍ اس خاطر جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کے جذبہ سے مالا مال کر دکھایا۔ چنانچہ آپ کے اس انقلاب انگیز کارنامہ کا ہی یہ ثمرہ ہے کہ آپ کی قائم کردہ جماعت کو آج کے دم تک دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کرنے اور اس طرح غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کی غیر معمولی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور اس نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مامور کو مبعوث کر کے اسے اسلام پر عمل پیرا ہونے اور اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے کے ایک ولولۂ تازہ سے ہمکنار فرمایا ہے۔ اس ولولۂ تازہ کو نئی زندگی عطا کرنے اور نئی نسلوں کو اس سے مالا مال کرنے کی خاطر ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلامی اخلاق و آداب کو اپنانے اور اپنی زندگیوں کو ان کے سانچوں میں ڈھالنے کے لئے ایک خالص علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان فرمایا ہے اور احباب کو زوردار الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ وہ خود اسلامی اخلاق و آداب پر پورے عزم و تہدّد کے ساتھ کاربند ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی ان کا پورے طور پر پابند بنائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت کو اس اہم اور بنیادی کام کی طرف ایسے وقت میں توجہ دلائی ہے اور اس بارہ میں انتہائی کوشش بروئے کار لانے کے عزم کا ایسے وقت میں اظہار فرمایا ہے جبکہ دنیا میں ہر طرف چیخ و پکار پڑی ہوئی ہے کہ آج انسانیت جس عظیم اور ہولناک بحران سے دوچار ہے اس کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں ہے جو کسی نہ کسی ضابطہ اخلاق کی پابندی کو ضروری سمجھتی ہو۔ کہنے کو دنیا میں مذاہب کی کمی نہیں ہے لیکن ہر مذہب کے ماننے والے اخلاق کی پابندی سے یکسر عاری ہیں۔ اخلاق کے فقدان کی وجہ سے انفرادی اور اجتماعی سطح پر ایک ایسا فساد رونما ہوا ہے جو روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہم ذیل میں اس چیخ و پکار کی چند مثالیں یہاں درج کرتے ہیں تاکہ واضح ہو سکے کہ آج دوسروں کی نگاہ میں بھی وقت کی سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ اسلامی اخلاق و آداب کو اپنا کر دنیا کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ پیش کیا جائے اور اس طرح دنیا کو اس انارکی اور لاقانونیت سے نجات دلائی جائے جس کی بدولت وہ بڑی تیزی کے ساتھ ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے۔

حال ہی میں بھارت کے ایک معروف عالم سید ابوالحسن علی ندوی صاحب نے مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال کلکتہ میں بھارت کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مسلمان طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اس زمانہ کا سب سے بڑا مسئلہ جو پوری دنیا کے لئے عقدۂ لاینحل بنا ہوا ہے اخلاق کا فقدان ہے جس کی وجہ سے انسان زندگی کو نہیں زندگی انسان کو کنٹرول کر رہی ہے اور انسان بے بس اور بے خود ہو کر بڑی برق رفتاری کے ساتھ تباہی کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس صورتِ حال کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انسان اپنی اس بے بسی اور لاچاری کے احساس سے عاری ہے، دنیا کے پرشور نقار خانہ میں کسی کو خطرہ کی گھنٹی سنائی نہیں دے رہی۔ اس ضمن میں انہوں نے خاص طور پر تعلیم کے شعبہ میں پائی جانے والی انارکی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

"اب میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں اس وقت کا کرائسس (بحران) اس وقت کا سب سے بڑا مسئلہ ہے ایمان و اخلاق کا زوال۔ آپ جہاں جائیں جس ملک میں جائیں اُوپر کی سٹوڈنٹس کی لائن میں، سکولوں اور یونیورسٹیوں اور کالجوں میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ کیا استادوں میں کوئی کریکٹر ہے؟ کیا طلباء میں کوئی کریکٹر ہے؟ اس وقت اقوام جس صورتِ حال سے دوچار ہیں (بھارت اور یورپ جس کا حال میں جانتا ہوں کہ کس طرح یہاں ایک انارکی اور حیوانیت اور وحشت و بربریت کا دور دورہ ہے) وہ یہ ہے کہ انسانیت کے سوا سب کچھ ہے۔ ایمان و یقین اور اخلاق کا فقدان ہے۔" (ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۱۲ر جنوری ۱۹۷۶ء صفحہ ۳)

اسی طرح ۸ر جنوری ۱۹۷۶ء کے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور میں ارشاد علی احمد صاحب کا ایک مضمون بعنوان "معاشرتی مسائل اخلاقی انحطاط کا نتیجہ ہیں" شائع ہوا ہے اس میں وہ اخلاق کے فقدان اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی اندوہناک صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"آج کل ہر طرف افراتفری اور بے اطمینانی کا دور دورہ ہے۔ ہر شخص اپنے نفع و نقصان کو پیشِ نظر رکھ کر کام کرتا نظر آتا ہے۔ بزرگ نوجوان نسل کو موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ نوجوان والدین کو احساسِ فرض سے غفلت کا طعنہ دیتے نظر آتے ہیں۔ بے راہ روی اور تعلیم سے دُوری عام ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہر حساس طبیعت کا انسان متفکر نظر آتا ہے کہ قوم کو کیا ہو رہا ہے! تہذیب اپنا رنگ کیوں کھو رہی ہے! دیگر وجوہات کے علاوہ ایک اہم اور بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم میں اخلاقی انحطاط ہے ہم اخلاقیات سے بے بہرہ ہو رہے ہیں جبکہ اخلاق زندگی کا ایک لازمی جزو ہے جس سے ہماری ہستی سنور سکتی ہے اور دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی و کامرانی ہمارے قدم چوم سکتی ہے بشرطیکہ "اخلاق" کا نہایت باریک بینی سے مطالعہ کیا جائے اور اس کی اہمیت کا اندازہ ہو۔"

(نوائے وقت ۸ر جنوری ۱۹۷۶ء صفحہ ۳)

اور پھر جناب مقبول انور داؤدی نے تو اخلاق کے فقدان اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی اندوہناک صورتِ حال پر آنسو بہاتے ہوئے اپنی دانست میں یہاں تک لکھا ہے کہ:۔

"ہم پاکستانی بداخلاقی کی انتہائی پستی میں گرتے جا رہے ہیں، اور پھر کفارِ مکہ کی طرح اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔ کاش کہ اخلاق کا مسئلہ تحریر و تقریر سے گذر کر عملی جامہ پہن سکے!"

(ہفت روزہ "چٹان" ۱۲ر جنوری ۱۹۷۶ء جلد ۲۹۔ شمارہ ۲ صفحہ ۱)

الغرض موجودہ وقت میں ہر طرف اخلاقی انحطاط اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اس پر دنیا میں چیخ و پکار پڑی ہوئی ہے۔ تمام انسانی کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں کیونکہ عمل سے عاری زبانی وعظوں نصیحتوں اور ہر قسم کی ظاہری تدبیروں کے باوجود اخلاقی انحطاط روز بروز مہیب سے مہیب تر ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حسبِ وعدہ پاکیزگیٔ نفس اور طہارتِ قلب کا آسمانی نظام قائم کر کے جماعت احمدیہ کے افراد کو یہ موقع عطا کیا ہے کہ وہ خود اسلامی اخلاق و آداب پر عمل پیرا ہو کر اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ ان بے نظیر اخلاق و آداب کو ساری دنیا میں رائج کرنے کے لئے انتہائی کوشش بروئے کار لائیں اور اس طرح اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی راہ کو ہموار کرتے چلے جائیں۔ فی زمانہ یہی وہ خصوصی شرف ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدی ہونے کی حیثیت میں سرفراز فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اسلامی اخلاق و آداب کو اپنانے اور اپنی نئی نسلوں کو بھی ان پر عمل پیرا کرانے کے سلسلہ میں تزکیۂ نفوس اور اصلاحِ اعمال کے طور پر جس علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان فرمایا ہے اس کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اسلامی اخلاق و آداب کا عملی نمونہ پیش کرنے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی جناب سے جو شرف عطا فرمایا ہے اسے ہم نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے جائیں تا دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار سے ہموار تر ہوتی چلی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دو نشان — کسوف و خسوف

آسماں بارد نشان الوقت می گوید زمیں ٭ ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

جماعت احمدیہ کے تراسٹھویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس منعقدہ ۲۶ر دسمبر ۵۵ء بروز جمعہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

امام آخر الزمان کی بشارت

حضرات! آخری زمانہ میں گلشن اسلام کی آبیاری اور نشاۃ ثانیہ کے لئے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ایک امام ربانی کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے جس کے عہد سعادت کو خدا تعالیٰ نے بہت مبارک قرار دیا اور بتایا کہ اس کے زمانہ میں اسلام ادیان باطلہ پر غلبہ پائے گا اور اشاعت اسلام کے میدان میں مسلمانوں کو کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب ہوں گی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِیْنَ

یعنی امت محمدیہ کے دو گروہ بہت بڑے ہوں گے ایک اولین کا گروہ دوسرا آخرین کا گروہ اور یہ حقیقت ہے کہ ہر گروہ کا ایک امام ہوتا ہے جو آخرین کے گروہ کا امام ہوگا وہی امام آخر الزمان ہوگا۔ اسے احادیث میں مسیح اور مہدی اور رجل فارس کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی مثال بارش سے دی اور فرمایا

لَا یُدْرٰی اَوَّلُھَا خَیْرٌ اَمْ آخِرُھَا۔

یعنی کہا نہیں جا سکتا کہ امت کا ابتدا بہتر ہے یا آخر بہتر ہے نیز فرمایا

کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا فِیْ اَوَّلِھَا وَالْمَسِیْحُ فِیْ آخِرِھَا

میری امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے کہ جس کے شروع میں میرا وجود ہے اور آخر میں مسیح ہے

قرآن کریم کی آیت

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت کریمہ میں اسلام کا ادیان باطلہ پر جو غلبہ مقدر ہے وہ حضرت مہدی آخر الزماں کے زمانہ میں ہوگا۔ پس مسیح موعود و مہدی معہود ہی امام آخر الزماں ہیں بخاری شریف میں امامکم منکم کہکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی قرار دیا جو پہلوں کی طرح آپ کے وارث ہوں گے اور جنہیں سورۃ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی تفسیر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رجل فارس کہا اور آخرین کے گروہ کا معلم القرآن قرار دیا اور ان کی طرف وہی صفت منسوب کی جو مسیح و مہدی کی ہے یعنی ایمان کا قلوب میں پیدا کرنا اور زمین کو عدل سے بھر دینا۔ غرض امام آخر الزمان کے وجود باجود کو مسیح و مہدی اور رجل فارس کہکر تین مختلف پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے۔ مدعا اصل میں ایک ہی وجود ہے چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات واضح فرما دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ظہور کا زمانہ

حضرت امام المہدی علیہ السلام کے ظہور کے زمانہ کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اُبَشِّرُکُمْ بِالْمَھْدِیِّ یُبْعَثُ فِیْ اُمَّتِیْ عَلٰی اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ وَیُقَسِّمُ الْمَالَ۔

(نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

میں بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میری امت میں امام المہدی کو ایسے زمانہ میں مبعوث کرے گا جب دنیا میں ظلم و جور اور اختلافات بڑھ جائیں گے دین کی عمارت متزلزل ہو جائے گی۔ زمین جو ظلم و جور سے بھری ہوگی اسے وہ عدل و انصاف سے بھر دے گا اور خدا اس سے راضی ہوگا اور ارض و سماء کے ساکنین بھی اور وہ روحانی اموال تقسیم کرے گا۔

چودھویں صدی کا حال

واقعات گواہ ہیں کہ جب تیرھویں صدی کا خاتمہ ہوا اور چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو زمانہ کی کیفیت یہ ہو گئی کہ لوگ حقیقت اسلامیہ سے دور جا پڑے اور حقانیت کی مبارک روشنی کو انہوں نے چھوڑ دیا اور مخالف لوگوں کا یہ حال ہو گیا تھا کہ وہ اعتراضات و شبہات سے ایسے لدے ہوئے تھے جیسے ایک درخت پھلوں سے لدا ہوا۔ ان اعتراضات کی وجہ سے ایک بھاری ابتلاء مسلمانوں کو پیش آ گیا۔ ایسی زہرناک ہوا اندرونی و بیرونی طور پر چلی کہ جس کا استیصال انسان کے اختیار میں نہ تھا۔ تب مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا اور وہ موعود مہدی کے ظہور کی فریاد کرنے لگے چنانچہ اخبار زمیندار میں لکھا گیا۔ ؎

آنے والے آ زمانے کی امامت کیلئے
منتظر ہیں تیرے شیدائی زیارت کیلئے

عزیزان گرامی! خدا نے زمانہ کی حالت پر نگاہ کی۔ مسلمانوں کی پکار کو سنا اور اپنے وعدہ کے مطابق اس موعود منتظر امام المہدی کو قادیان کی سرزمین سے مبعوث فرمایا۔ جس نے دنیا کو یہ مژدہ جانفزا سنایا۔

مَاتَتِ الْقُلُوْبُ وَکَثُرَتِ الذُّنُوْبُ وَاشْتَدَّتِ الْکُرُوْبُ فَعِنْدَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اللَّیْلَاءِ وَظُلُمَاتِ الْھَوْجَاءِ اِقْتَضٰی رَحْمُ اللّٰہِ نُوْرَ السَّمَآءِ فَاَنَا ذٰلِکَ النُّوْرُ الْمُجَدِّدُ الْمَامُوْرُ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُوْرُ وَالْمَھْدِیُّ الْمَعْھُوْدُ وَالْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷)

یعنی اس پر آشوب اور تاریک زمانہ میں خدا نے مجھے نور سماوی عطا فرمایا اور تجدید دین کے لئے مجھے بھیجا اور میں ہی مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔

مہدی کے لئے دو نشان کسوف و خسوف

تاریخ دان حضرات جانتے ہیں کہ گذشتہ زمانہ میں بعض لوگ ایسے بھی گذرے ہیں جنہوں نے اپنے ذاتی دنیاوی مفاد کی خاطر امام مہدی کے بارے میں وضعی حدیثیں بیان کیں جن پر اہل فن نے سخت تنقید کی ہے لیکن انہوں نے امام المہدی کا آنا تسلیم کیا اور یہ مانا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امام کی شناخت کے لئے ایسی امتیازی نشانیاں بیان فرما دی ہیں جن میں انسانی منصوبہ سازی کا کوئی دخل عمل نہیں ہو سکتا اور جن کا تعلق ذات باری کے دست قدرت سے ہے۔ چنانچہ منجملہ ان نشانیوں کے یہ بھی آپ نے فرمایا تھا کہ امام مہدی کے زمانہ میں کسوف و خسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور یہی آج میری تقریر کا موضوع ہے۔

آفاقی نشان

الہی نوشتوں سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت و طریق ثابت ہے کہ وہ مخفی امور کے ثبوت میں بدیہی امور کو بطور شہادت کے پیش فرماتا ہے اور اپنے قول پر اپنے فعل کو گواہ ٹھہراتا ہے چنانچہ فرماتا ہے

سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ (حم سجدہ آیت ۵۴)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے ثبوت میں ہم دو قسم کے نشان دکھائیں گے اور دکھاتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ ان پر حق واضح ہو جائے گا ایک انفسی نشان دوسرے آفاقی نشان۔ آفاقی نشانوں سے وہ نشان مراد ہیں جو زمین کے علاوہ آسمان پر بھی ظاہر ہوں گے۔ افق اس مقام کو کہتے ہیں جہاں زمین و آسمان ملے ہوئے نظر آئیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت کثرت سے شہب ثاقب گرے جن کو دیکھ کر اہل طائف ڈر گئے اور ایک نے ان میں سے یہ کہا کہ یہ ابن ابی کبشہ (اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لوگ اسی نام سے یاد کرتے تھے) کی وجہ سے ہے۔ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں سدی سے روایت کی ہے کہ شہب ثاقب کا کثرت سے گرنا کسی نبی کی آمد یا دین کے غلبہ کی علامت ہوتی ہے ایسا ہی واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت انجیل متی میں لکھا ہے کہ لوگ ایک ستارہ دیکھ کر یروشلم آئے اور اس بچہ کی بابت دریافت کیا جو یہود کا بادشاہ ہونے والا تھا اور جب یہ خبر ہیرودیس بادشاہ کے علم میں آئی تو وہ ڈر گیا۔ (متی باب ۱)

خداتعالیٰ کی پاک کتاب قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور بزرگان امت کی کتب اور بائیبل میں ایسا ہی ایک آفاقی نشان یعنی کسوف وخسوف کا حضرت امام المہدی کے زمانہ میں آپ کی صداقت کے لئے مقدر کیا گیا تھا جسے میں بالترتیب پیش کرتا ہوں۔

قرآن کریم میں کسوف وخسوف کا ذکر

اللہ تعالیٰ سورۃ القیامہ میں فرماتا ہے:

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ۔ وَخَسَفَ الْقَمَرُ۔ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۔ يَقُولُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ۔

(قیامۃ آیات ۸ تا ۱۱)

یعنی جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند کو گرہن ہوگا اور سورج و چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔

مفسرین کے خیال کی تردید

عام طور پر مفسرین نے اس واقعہ کو جو اس آیت میں مذکور ہے قیامت کبریٰ کے دن ہونے والا واقعہ قرار دیا ہے جس دن یہ نظام عالم سب درہم برہم ہو جائیگا لیکن ان کا یہ خیال کئی وجوہ سے درست نہیں قرار دیا جا سکتا۔

۱۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جب قیامت کو یہ نظام عالم قائم ہی نہیں رہے گا تو خسوف قمر کیونکر ممکن ہوگا۔ کیونکہ کسوف وخسوف تو موجودہ نظام عالم میں اوضاع مقررہ و منتظمہ پر موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہے جو فن ہیئت میں مذکور ہیں اور جب یہ ہیئت وضعیہ ہی نہ رہیگی تو چاند کا گرہن ہونا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ نیز لفظاً یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہے قیامت کے واقعات میں سے نہیں۔

۲۔ دوسری وجہ یہ خبر قیامت کبریٰ سے متعلق نہیں یہ ہے کہ قرآن کریم نے یہاں خسف القمر کے الفاظ بیان کئے ہیں اور لفظ خسف میں یہ بات لازم ہے کہ چاند گہنائے جانے کے بعد اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹے لیکن اگر اس واقعہ کو قیامت کبریٰ سے وابستہ کر دیں تو اس وقت نور شمس و قمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں لوٹے گا۔ لہذا اس کا تعلق قیامت کبریٰ سے نہیں ہو سکتا۔

۳۔ تیسری وجہ اس واقعہ کی قیامت کبریٰ سے وابستہ نہ ہونے کی یہ ہے کہ قرآن کریم نے نظام عالم کے کلی انہدام اور ضائع ہونے کا نام خسف نہیں رکھا بلکہ اس کا نام کشط اور تکویر رکھا ہے پس خسوف قمر کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ اس واقعہ کا تعلق اس دنیا کے نظام سے ہے اور یہ ایک پیشگوئی ہے جس کا تعلق قرب قیامت سے ہے جو امام المہدی کے ظہور کا زمانہ ہے کیونکہ ماموروں کی بعثت خود ایک قیامت ہے جس میں روحانی مردے زندہ کئے جاتے ہیں۔ اس امر کا ایک قوی ثبوت خود خدا نے جمع الشمس والقمر کے الفاظ میں بیان کر دیا ہے کیونکہ جب یہ ثابت کیا جا چکا کہ اس واقعہ کا تعلق قیامت کبریٰ اور انہدام کلی کے وقت سے نہیں تو پھر سورج و چاند کے جمع ہونے کی دنیا میں بجز اس کے کوئی صورت نہیں ہو سکتی کہ گرہن کی صورت میں ہی اس دنیا میں اجتماع ہو سکتا ہے کیونکہ دوسری جگہ قرآن نے یہ بھی بتا دیا کہ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ کہ سورج اور چاند اکٹھے نہیں ہو سکتے لیکن دونوں کے گرہن ہونے کی صورت میں جمع ہو سکتے ہیں پس اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ چاند کو گرہن لگے گا اور سورج و چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا۔ اس آیت کے اگلے حصہ میں فرمایا کہ اس وقت مکذب کو فرار کی جگہ نہ ملے گی جس کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ وہ کسوف وخسوف مہدی معہود کے زمانہ میں ہوگا علاوہ ازیں چونکہ کسوف وخسوف خدا کی پیشگوئی کے مطابق ہوگا اسلئے مکذبوں پر حجت پوری ہو جائیگی۔

علم ہیئت کی رو سے تفسیر

حضرات! اگر قرآن کریم کی ان آیات پر علم ہیئت کے مسلمہ اصولوں کی روشنی میں غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر قطعی طور پر پہنچ جاتے ہیں کہ خداتعالیٰ نے ان آیات میں چاند اور سورج دونوں کے گرہن ہونے کی پیشگوئی بیان فرمائی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے:

خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یہاں دو الگ الگ گرہن ہیں خسف القمر میں چاند کے گرہن ہونے کا ذکر ہے اور جمع الشمس والقمر میں سورج کے گرہن ہونے کا ذکر ہے فرق یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے سورج گرہن کے لئے کسوف کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ جمع کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہ علم ہیئت کی وہ اصطلاح ہے جو سورج گرہن کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ علم ہیئت کی رو سے سورج گرہن قمری مہینہ کی محاق یعنی تاریک راتوں میں اس وقت ہوتا ہے جب سورج و چاند عقدتین کے کسی ایک نقطہ پر جسے ہیئت دان راس اور ذنب کہتے ہیں جمع ہوں تو سورج گرہن ہو جاتا ہے علم ہیئت میں سورج و چاند گرہن کے لئے دو اصطلاحیں قائم کر دی گئی ہیں کہ چاند گرہن کے لئے تقابل یا مقابلہ شرط ہے جسے انگریزی میں opposition کہتے ہیں اور سورج گرہن کے لئے اجتماع یا قران جسے انگریزی میں conjunction کہتے ہیں۔

۱۔ چنانچہ توضیح الرحمان میں لکھا ہے:

فاذا کانت الارض بین الشمس والقمر کان ھناک استقبال اذا کان القمر بین الشمس والارض کان ھناک اجتماع (صفحہ ۱۲۹)

یعنی جب زمین سورج اور چاند کے درمیان ہو تو چاند کا استقبال ہے اور جب چاند سورج و زمین کے درمیان ہو تو اجتماع کہلاتا ہے

۲۔ علامہ بیرجندی اپنی کتاب الفلک میں لکھتے ہیں:

یحدث خسوف القمر عند ما یقع ظل الارض المستنیرة بالشمس علی القمر ...... ولا یقع الا فی التقابل عند ما یکون بدرا

یعنی چاند گرہن اسی وقت ہوتا ہے جب سورج و چاند بالمقابل ہوں اور درمیان میں زمین حائل ہو ایک ہی خط مستقیم پر ہوں اور یہ صورت چاند گرہن کی تب ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ بدر ہو۔ اس وقت زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے اور چاند گرہن ہوتا ہے۔ اور سورج گرہن کا یہ اصل الاصول بیان کیا ہے:

ویحدث الکسوف عند ما یقع ظل القمر المستنیر بالشمس علی الارض ...... والکسوف لا یحدث الا فی زمن الاقتران اجتماع عند ما یکون القمر فی المحاق۔

یعنی سورج گرہن اس وقت ہوتا ہے جب چاند کا سایہ زمین پر پڑے اور یہ اس وقت نہیں ہو سکتا جب تک سورج و چاند عقدتین پر جمع نہ ہو جائیں اور چاند کی محاق والی راتیں ہوں یعنی قمری مہینہ کی آخری راتیں۔

توضیح الرحمان جس میں ہیئت کے قوانین سے آیات قرآنیہ کی تفسیر کی گئی ہے اس کے صفحہ ۵ پر بڑی وضاحت سے سورج گرہن کی بابت لکھا ہے:

واذا اجتمع الشمس والقمر عندھا تین العقدتین یکون القمر محاذیا لابصارنا وجرم الشمس فیحجب نورھا منا وتنکسف الشمس۔

یعنی سورج کے لئے یہ شرط ہے کہ سورج و چاند عقدتین میں سے کسی ایک عقدہ پر جمع ہوں تب زمین اور سورج کے درمیان چاند حائل ہو کر سورج کی روشنی کو ہم تک پہنچنے سے روک دیتا ہے۔ اسے کسوف شمس کہتے ہیں۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کی آیت میں سورج و چاند کے اس اجتماع کا ہی ذکر ہے جو کسوف شمس کے وقت ہوتا ہے اور اس آیت کا صحیح مطلب یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ سورج و چاند جمع کر دئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن ہوگا جس پر قوانین ہیئت گواہ ہیں۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۵ء

(۳)

فضل علی صاحب کھوکھر ڈاکخانہ کریانوالہ		۳۵/-
چوہدری حشمت علی صاحب کوٹ ضلع غیرے والہ لیہ		۱۵/-
عابدہ صاحبہ	پشاور یونیورسٹی	۲۰/-
فواد احمد صاحب فاروقی	پشاور	۳۰/-
ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ	"	۱۲/۵۰
ملک عنایت اللہ صاحب	"	۱۰/-
میجر مشتاق احمد صاحب	"	۱۵/-
رفیعہ ناعرہ صاحبہ	مظفر گڑھ	۲۰/-
سعید احمد صاحب قریشی	رحیم یار خان	۲۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب	بہاول پور	۱۰/-
بیگم عباس علی شاہ صاحب	"	۱۰/-
افضال احمد صاحب منیر	"	۲۰/-
رانا محمد خان صاحب	بہاول نگر	۲۵/-
محمد رفیق صاحب فورٹ عباس	"	۱۰/-
غلام نبی صاحب سیکرٹری مال	"	۱۵/-
منور احمد صاحب موتی بازار نواب شاہ		۲۰/-
عبدالعزیز صاحب کنری	تھرپارکر	۵۰/-
متین مظفر صاحب احمد آباد اسٹیٹ	"	۳۰/-
لجنہ اماء اللہ محمد آباد فارم	"	۳۰/-
صوفی نذیر احمد صاحب / سیکرٹری مال	" "	۷۸/-
اہلیہ صاحبہ منشی لعل خان صاحب محمود آباد فارم	"	۱۰/-
سلطان احمد صاحب / سیکرٹری مال	لطیف آباد فارم "	۱۰/-
امۃ السلام صاحبہ بی اے جھوڑ چک شیخوپورہ		۲۰/-
چوہدری داؤد احمد صاحب سانگھڑ	"	۲۵/-
مستری اللہ دتا صاحب / سیکرٹری مال	کرتو "	۳۰/-
جماعت احمدیہ	"	۱۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	"	۶۳/-
والدین واہلیہ صاحبہ مرحومہ / نعمت بی بی صاحبہ / میاں فتح دین صاحب	"	۲۰/-
بشریٰ بیگم صاحبہ	فتح پور گجرات	۲۰/-
فضیلت بیگم صاحبہ محلہ ستار پورہ کھاریاں	"	۴۹/-
سیکرٹری صاحب مال	شیخوپورہ "	۵۲/-
مسرت علی صاحب شیخ ایڈووکیٹ سیالکوٹ		۱۰/-
عبدالعزیز صاحب	حاجی پورہ "	۱۵۰/-
بیگم صاحبہ شیخ ارشد علی صاحب	"	۱۰/-
سیکرٹری مال صاحب	"	۱۳/۷۵
محمد حنیف صاحب	ڈسکہ ضلع "	۱۰/-
محمد عبداللہ صاحب	" "	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال ڈنڈپور کھرولیا	" "	۲۰/-
شیخ ناصر احمد صاحب	سیالکوٹ چھاؤنی	۳۰/-
محمودہ بیگم صاحبہ	ڈیرہ غازیخان	۱۰/-
فیروز احمد خان صاحب	ڈیرہ غازیخان	۱۱/-
میاں خیر محمد صاحب	"	۱۲/-
میجر صفی اللہ صاحب	"	۱۰/-
خدا بخش صاحب بستی بزدار ضلع	"	۱۰/-
فیض احمد صاحب چک E.B ضلع ساہیوال		۱۰/-
کیپٹن ظفر علی صاحب اوکاڑہ	" "	۱۰/-
محمود احمد	" " " "	۱۰/-
امۃ النصیر صاحبہ	" " "	۳۰/-
شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	" " "	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال	"	۷۷/-
شیخ مشتاق احمد صاحب نائب سیکرٹری مال مردان		۱۲/-
مرزا بشیر احمد صاحب	نوشہرہ کینٹ	۲۰/-
احباب جماعت احمدیہ	جھنگ صدر	۵۴۴/-
میاں نثار احمد صاحب / عرف اللہ دتا	"	۱۰/-
میاں عبدالرحمان صاحب گھڑی ساز	"	۱۰/-
میاں احمد منصور صاحب / منجانب بیگم صاحبہ / میاں غلام شبیر صاحب	"	۱۰۰/-
امۃ العزیز صاحبہ	سرگودھا	۱۰/-
طیب عارف صاحب	"	۱۰/-
رشیدہ بشریٰ صاحبہ	"	۱۰/-
شیخ عبداللطیف صاحب	"	۲۰۰/-
محمد شریف صاحب چک ۲۵ جنوبی ضلع	"	۱۰/-
چوہدری محمد سلیمان صاحب	" "	۱۰/-
ضیاء اللہ صاحب چک ۹ پنیار	" "	۱۰/-
سیکرٹری مال صاحب	جہلم	۷۵/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری افتخار احمد صاحب	"	۱۵/-
بچگان ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال ضلع	"	۲۰/-
ملک بشیر احمد صاحب	" "	۱۰/-
ڈاکٹر محمد زبیر صاحب	پاڑہ چنار	۵۰/-
چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر / بذریعہ افسر صاحب امانت / تحریک جدید	ربوہ	۵۰/-
بیگم صاحبہ میجر جنرل بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ		۱۰۰/-
شیخ عبدالعظیم صاحب نوشہرہ دولت پور		۱۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب / سیکرٹری مال	مہدی آباد	۴۰/-
مبشر احمد صاحب بٹ 203 R-B مانانوالہ		۱۰/-
لئیق احمد صاحب چغتائی	واہ کینٹ	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد اسحاق صاحب	کوہاٹ	۲۰/-
مشتاق عالم صاحب	ٹیکسلا	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال	کوئٹہ	۳۹/-
لجنہ اماء اللہ	جیکب آباد	۱۵/-
فقیر محمد صاحب	گلگت	۱۰/-
امۃ الشافی صاحبہ / دختر مسالدار فضل الٰہی صاحب	چارسدہ	۱۰/-
مسز روبینہ داؤد بیگ صاحب	کوہ نور	۱۰۰/-
احسان الٰہی صاحب	کوٹلی	۱۱/-

اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

(قسط ۱۰)

۱- مکرم ملک حمید اللہ صاحب	ڈسکہ	۱۰۰۰/-
۲- " چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۱۰۰۵/-
۳- " " محمد اشرف صاحب	سچا سودا ضلع شیخوپورہ	
۴- " " نور احمد صاحب ورک	بیدادپور "	۱۰۰۰/-
۵- " ملک حامد علی صاحب	کرشن نگر لاہور	
۶- " " نواب خان صاحب	" "	۱۰۰۰/-
۷- " چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک	" "	۱۰۰۰/-
۸- " ڈاکٹر عبداللطیف صاحب	وحدت کالونی "	۱۰۰۰/-
۹- " چوہدری صفدر علی صاحب	ہانڈو گوجر ضلع لاہور	
۱۰- " " حمید نصر اللہ خان صاحب	لاہور چھاؤنی	
۱۱- مکرمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ	" "	
۱۲- " جدہ بیگم صاحبہ	" "	۱۰۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جنوری ۱۹۷۶ء

خریداران تشحیذ الاذہان و ایجنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جنوری مورخہ ۷ جنوری ۱۹۷۶ء کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے جن دوستوں کو ۲۰ جنوری تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔ (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے بیٹے عزیز عبدالحلیم کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ امۃ النور بنت مکرم میر نور احمد تالپور امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے مسجد مبارک ربوہ میں مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو اعلان فرمایا۔

نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم کے نکاح ہمراہ عزیزم عبدالسمیع ولد چوہدری عبدالرحمن سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپے کا اعلان فرمایا۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر دو رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (عبدالمجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اخوند گزشتہ ایک سال سے بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (نغمہ عزیز بنت ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند ربوہ)

۲- عاجز ان دنوں سخت پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پریشانیوں سے نجات بخشے (آمین) (سلطان احمد ولد خوشی محمد سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

سید جنود اللہ ترکی
ڈینٹل کلینک
بلاک نمبر ۱۲ سرگودھا
فون - ۳۷۰۶

سستے انڈے
بازار سے فی درجن پچاس پیسے رعایت
صدر دواخانہ النفیس فلیٹ دارالصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسوسناک حادثہ اور درخواستِ دعا

(مکرم سردار بشیر احمد صاحب انجنیئر ربوہ)

میرا بیٹا سردار لطیف احمد عمر ۲۷ سال جو نارتھ امریکن انسٹی ٹیوٹ آف ایوی ایشن ہیمنٹن نیوجرسی امریکہ میں فلائیٹ انسٹرکٹر تھا پرواز کے دوران ایک دوسرے جہاز سے ٹکرانے کے نتیجہ میں ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء کو شہید ہوگیا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ اس وقت اس کے ساتھ ایک سویڈش باشندہ ٹریننگ لے رہا تھا وہ بھی فوت ہوگیا اور دوسرا جہاز کریش لینڈ کر کے بچ گیا۔ الحمد للہ

عزیز مرحوم کا تابوت مورخہ ۵ جنوری ۱۹۷۶ء کو ربوہ پہنچا اور دوسرے روز ۶ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ایک کثیر جماعت کے ساتھ احاطہ مسجد مبارک میں ساڑھے نو بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی اور اسی طرح ایک بڑی تعداد بزرگان و احبابِ مقامی اور مہمانان از بیرونِ پاکستان کی مقبرہ بہشتی میں تدفین کے وقت موجود تھی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

عزیز لطیف احمد نے ربوہ میں تعلیم کے دوران ہی ۱/۸ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور ہمیشہ باقاعدہ چندہ ادا کرتا رہا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد پوری طرح ادا کرتا رہا۔ نمازیں نہایت خشوع و خضوع سے سنوار سنوار کر پڑھنے کے علاوہ تہجد گذار بھی تھا۔ حضرت اقدس اور دیگر بزرگوں کو دعا کے لئے باقاعدہ خط لکھتا تھا مگر کبھی کسی دنیوی مقصد کے حصول کے لئے نہیں بلکہ خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے اور خدمتِ دین کی توفیق پانے کو ہی لکھتا تھا۔ مرکز اور مسجد سے اور مقامی جماعت سے پورا تعلق رکھتا تھا اور جماعتی کاموں کے لئے ہمیشہ مستعد رہا۔ مرحوم نہایت متقی، پرہیزگار اور متدین تھا لیکن افسوس عالمِ جوانی میں ہی ہم سے جدا ہوگیا۔ ذالک تقدیر العزیز العلیم۔ اس کے سب دوست اور استاد اور جرمنی، انگلستان اور امریکہ کے احباب اس کے اعلیٰ اخلاق اور دینداری کے مداح ہیں۔ اس کے اخلاص اور تقویٰ کے طفیل بفضلہٖ اس کا جنازہ ربوہ پہنچ گیا۔ فالحمد للہ

جناب مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج امریکہ مشن، وکالتِ تبشیر ربوہ، بھائی سردار بشارت احمد صاحب و سردار منیر احمد صاحب لندن، ڈاکٹر محمودہ نذیر کراچی۔ کیپٹن ایم ایم لطیف صاحب اور میاں شریف احمد صاحب اسلام آباد، خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب، سردار حفاظت احمد صاحب، سردار انیس احمد صاحب، میاں عبدالسلام صاحب مع اہلیہ صاحبہ لاہور اور خلیفہ عبدالعزیز صاحب بیرسٹر کینیڈا کے علاوہ فارن آفس اسلام آباد اور کونسلیٹ جنرل آف پاکستان نیویارک نے کمال مستعدی اور کاوش سے ہر طرف اطلاعات بہم پہنچائیں اور تابوت کو ربوہ پہنچایا۔ فجزاھم اللہ

میرے گھر پر اطلاع ملنے اور تابوت پہنچنے کے موقعہ پر میرے بچوں نے کمال صبر اور ہمت سے صدمہ کو برداشت کیا اور قضائے الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کیا اور مومنانہ صبر کا مظاہرہ کیا۔

تابوت پہنچنے سے پیشتر اور اس کے بعد ایک کثیر تعداد اعزّہ و اقرباء و احباب اور بزرگان کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ نے ہمارے ہاں متعدد بار تشریف لا کر تعزیت کی اور بہت دعائیں دیں اور ایمان افروز تذکرہ کر کے میری بچیوں کی ڈھارس بندھائی اور نصائح کیں۔ خطوط اور تاریں متواتر موصول ہو رہی ہیں۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

احبابِ کرام سے استدعا ہے کہ لطیف احمد مرحوم کی بلندئ درجات اور میرے اور میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ کریم ان کو صبرِ جمیل کا اجر جزیل دے اور مجھے نعم البدل دے۔ آمین۔ مجھے بیماری کے علاوہ بہت سے صدمات برداشت کرنے پڑے ہیں مگر خدا کی رضا پر بفضلہٖ راضی ہوں اور بخیریت ہوں۔

مرحوم کی سیرت پر کسی اور موقع پر انشاء اللہ کچھ تذکرہ کروں گا۔

(دعاؤں کا محتاج خاکسار سردار بشیر احمد انجنیئر ۱۸/۸ دارالصدر ربوہ)

یہ بیگ کس کا ہے؟

قیام گاہ نصرت گرلز ہائی سکول سے ایک سیاہ رنگ کا بیگ ملا ہے اس میں استعمال کرنیوالے کپڑے، کچھ چینی چائے کی پتی وغیرہ ہے۔ بیگ کی زِپ ٹوٹی ہوئی ہے اور آدھا کھلا ہے۔ جس کا ہو نشانی بتا کر دفتر لجنہ مرکزیہ سے حاصل کر لیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بار ایسوسی ایشن ربوہ کی احتجاجی قرارداد

ربوہ ریلوے سٹیشن پر سرگودہا ایکسپریس کا سٹاپ بحال کیا جائے

"بار ایسوسی ایشن ربوہ متفقہ طور پر اس سانحہ پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ یکم جنوری ۱۹۷۶ء سے سرگودہا ایکسپریس کا ربوہ ریلوے سٹیشن پر سٹاپ اڑا دیا گیا ہے حالانکہ جب سے یہ گاڑی جاری ہوئی ہے ربوہ سٹیشن پر باقاعدگی سے ٹھہرتی رہی ہے اور ویسے بھی بعض دوسرے سٹیشنوں کی نسبت جہاں یہ ٹھہرتی ہے یہاں سے اسے وافر اور نمایاں طور پر زیادہ آمد حاصل ہوتی رہی ہے۔ بنا بریں ہم حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ سٹاپ کو بلا تاخیر بحال فرما کر انصاف کے تقاضوں کو پورا فرمایا جاوے۔"

(پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن ربوہ)

ضروری تصحیح

عاجزہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۶ دسمبر کو جو تقریر کی تھی وہ الفضل ۹ اور ۱۰ جنوری کے پرچوں میں شائع ہوئی ہے۔ ۱۰ جنوری کے پرچہ میں صفحہ ۴ کالم چار پر چھٹی سطر پر فقرہ ہے ہر بیماری کے لئے ڈاکٹر کوئی نسخہ تجویز کرتا ہے روحانی بیماریوں کا علاج قرآنِ مجید ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔۔۔ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (یونس: ۵۸) تقریر میں غلطی سے فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ شائع ہوگیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

۱۲ دسمبر رات پونے دس بجے کے قریب اللہ تعالیٰ نے عزیزم برادرم عبدالسبحان صاحب طارق پی۔ آئی۔ اے کراچی کو لڑکا عطا فرمایا ہے جو کہ سردار عبدالمنان صاحب کا پوتا اور خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عبدالمنان خالد نام تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچہ ان دنوں لائیبورسینٹ رانیل ہسپتال میں یرقان سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کی کامل صحت، درازئ عمر، خادمِ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین اور دینی و دنیوی ترقیات کا حامل بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار خلیفہ صباح الدین احمد مربی سلسلہ ضلع راولپنڈی حال دارالیمن ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزہ امۃ القدوس بنت ملک سلطان محمود صاحب دارالیمن ربوہ ایف۔ اے کے امتحان کے سلسلہ میں سرگودہا بورڈ کی طرف سے وظیفۂ ذہانت کی حقدار قرار دی گئی ہے، الحمد للہ

قارئینِ الفضل سے درخواست ہے کہ جامعہ نصرت کی بیش از پیش ترقیات کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

حب اطہرا
مکمل کورس پچیس ۲۵/ روپے
ملنے کا پتہ
مشہور دواخانہ
(حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ (فون نمبر ۲۸۴۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴